اِک اونکار ست گور پرشاد

بابا گورو نانک دیو جی

اور

اُن کی مقدّس تعلیمات

از

گیانی کرتار سنگھ کومل
ایڈیٹر اخبار "کرم ویر" سری نگر کشمیر

ناشر: سردار دلیپ سنگھ
پیرس ڈرائی کلینرز بڈشاہ چوک سرینگر۔

بابا گورو نانک دیو جی

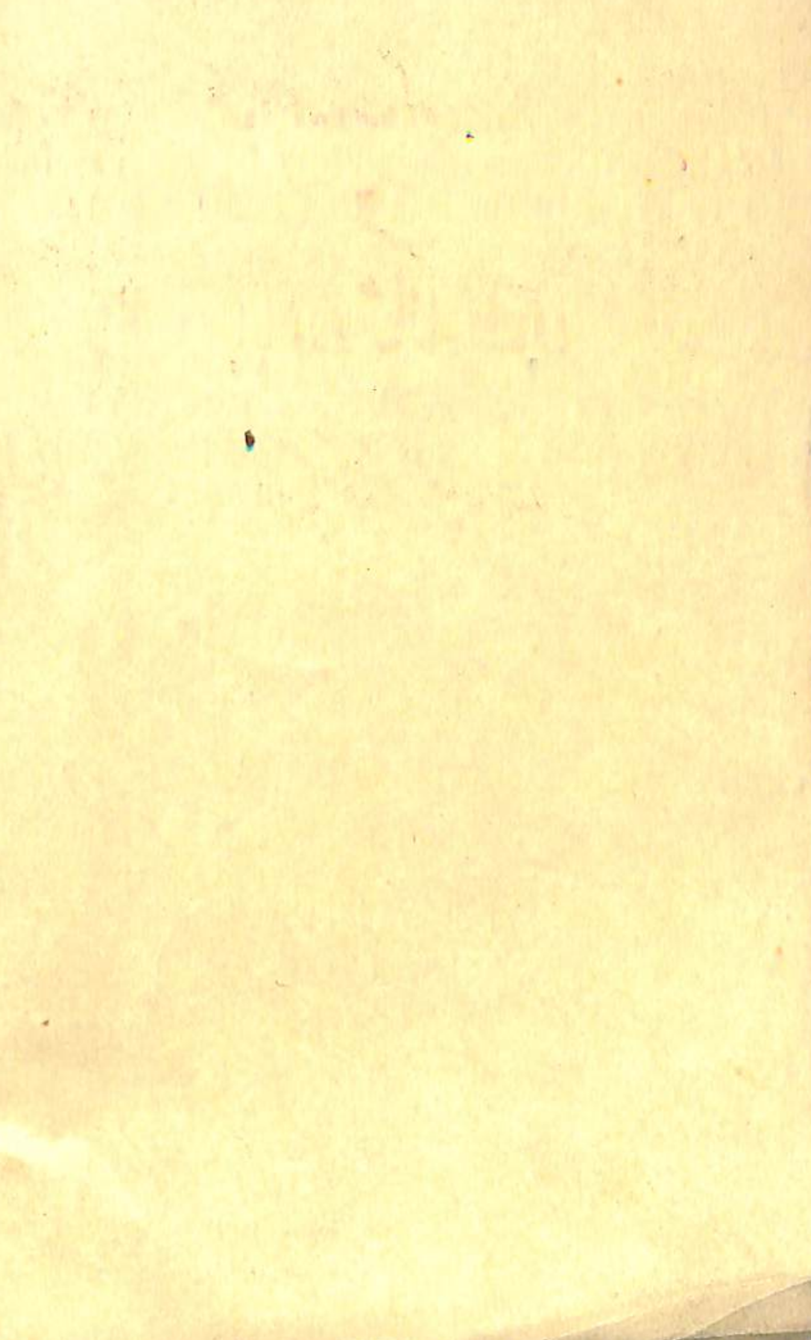
اور

اُن کی مقدس تعلیمات

از

گیانی کرتار سنگھ کومل
ایڈیٹر اخبار کرم ویر سری نگر

ناشر: سردار دلیپ سنگھ
پیرس ڈرائی کلینرز۔ بڈشاہ چوک سرینگر
(شالیمار آرٹ پریس ریڈ کراس روڈ میں چھپا)



پیش لفظ

توحید اور قومی یکجہتی کے علمبردار شری بابا گورو نانک دیو جی کے مقدس جیون اور انکی بین الاقوامی تعلیمات کے بارے میں یہ کتابچہ بطور تحفہ نشر کرتے ہوئے میں بے حد خوشی محسوس کرتا ہوں کہ واہگرو نے خود ہی میری کمائی گورو بابا نانک شاہ فقیر کے مختصر حالاتِ زندگی اور جوہرِ تعلیم کو منظرِ عام پر لانے کے لئے صرف کروا کر مجھ سے یہ حقیر سی خدمت کروائی ہے۔

میں گورسکھ پیارے ریاستی سکھوں کے بے غرض سپوکس مین اور مشہور مشنری گیانی کرتار سنگھ کومل ایڈیٹر کرم ویر سرینگر اور مشہور و معروف شاعر جناب الحاج فاضل کاشمیری کا مشکور ہوں۔ اول الذکر نے میری استدعا پر اپنی مصروفیتوں کے باوجود یہ کتابچہ لکھا اور آخر الذکر نے اس کی کتابت کی۔ ان دونوں اصحاب نے اس میں بے لوث کام کیا۔ واہگورو دونوں کو توفیق دے کہ شری جپ جی اور سکھمنی صاحب کا منظوم کشمیری ترجمہ بھی جلد از جلد شائع کر سکیں۔

دلیپ سنگھ

۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء

بیرس ڈرائی کلینرز۔ بڈشاہ چوک۔ سرینگر

شری گورونانک دیوجی

شری گورو نانک دیوجی ۱۵ اپریل ۱۴۶۹ء کو بروز سنیچر موضع تلونڈی ، ضلع شیخوپورہ (پاکستان) میں تولّد ہوئے اُس دن بیساکھ سُدی تین مُطابق ۲۰ ربیع الاول سمت ۱۵۲۶ بکرمی کا دن تھا۔ اُن کے والد محترم کا نام بابا کلیان رائے المعروف مہتہ کالوجی اور محترمہ والدہ صاحبہ کا نام ماتا ترپتا جی تھا۔ اب تلونڈی کا نام گورو نانک دیوجی کی جائے پیدائش ہونے کے باعث ننکانہ صاحب ہے۔

جب گورو نانک دیوجی سات سال کے ہوئے، تو ان کو پنڈت گوپال کے پاس ہندی پڑھانے کے لئے بٹھایا گیا۔ پھر پنڈت برج لال کے پاس سنسکرت اور مولوی قُطبُ الدّین کے پاس فارسی پڑھنے بٹھایا گیا۔ باباجی کی خداداد قابلیت اور عقلِ سلیم کو دیکھ کر متذکرہ تینوں اساتذہ اپنی اپنی

جگہ جہاں حیران ہوئے، وہاں اُن کی رُوحانی خوبیوں سے مُتاثر ہوئے بنا نہ رہ سکے۔ گورو جی نے اس زمانہ کی مروجہ تعلیم کو نہایت دھیان سے پڑھا۔ ست گورو بابا نانک دیوجی دیگر طلباء کے برعکس کھیل کود میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ہم عمر لڑکوں کو لے کر "ست کرتار" "ست کرتار" کا جاپ جپا کرتے اور ہمیشہ کسی لگن میں مگن رہا کرتے تھے۔ ان کو دُنیاوی خواہشات اور لذّتوں سے بالکُل لگاؤ نہ تھا۔ ان کی سنجیدگی اور بردباری کو دیکھ کر شہر کے لوگ ہندو اور مسلمان جہاں ازحد متاثر ہوئے وہاں اُن کے سامنے سرِ تسلیم خم بھی کرتے۔ شہر کا حاکم رائے بولار ان کی خوبیوں کا گرویدہ بن گیا۔ اور اکثر ان کے والد اور دیگر رُفقاء کو کہا کرتا تھا کہ "اس بچے پر خُداوند کی خاص رحمت ہے"

یگنوپویت

دس سال کی عمر میں آپ کو زُنّار ڈالا جانے لگا۔

تو ست گورو بابا جی نے اس کو پہننے سے صاف انکار کرتے
ہوئے کہا کہ میں وہ جنو پہنا چاہتا ہوں جو آتما کے لیئے موزوں
ہو۔ جو نہ کبھی میلا ہونے پائے اور نہ لوٹ کر یا جل کر فنا ہو جائے
بابا کالو جی کو ان کی یہ انوکھی اور سماج کے مقرر کردہ رسم و رواج
سے بغاوت ہرگز پسند نہ تھی۔ انہوں نے اپنے خاندانی پروہت
ہردیال جی سے استدعا کی کہ وہ گورو نانک دیو جی کو شاستروں
کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کرنے دیں اور گورو جی کو پیار
یا دباؤ سے جس طرح بھی ممکن ہو زنار پہننے پر رضامند کریں
پروہت نے بسیار کوشش کی۔ ماں باپ اور دیگر رشتہ دار
بھی پیار و رعب و داب کا ہتھیار استعمال کرتے ہار گئے۔
مگر گورو نانک جی اپنے ارادے پر ڈٹ گئے اور بس یہی
جواب دیا کہ "روحانی جنم کے لیئے روحانی زنار ہی درکار ہے
اگر پنڈت جی کے پاس وہ جنو موجود ہے تو میں اسے
زیب تن کرنے کے لئے تیار ہوں" تمام رشتہ دار اور پروہت

اس جواب سے لاچار اور بیزار ہو کر رہ گئے۔ کرم کانڈ پر کاری ضرب لگا کر گوروجی نے مہتہ کالو جی کو حیران کر دیا۔ وہ محسوس کرنے لگے کہ شاید گوروجی دُنیاوی فرائض اور دھندوں سے بے رخی اختیار نہ کر بیٹھیں۔ انہوں نے گوروجی کو گایوں اور بھینسوں کے چرانے کا کام سونپا۔ گوروجی نے والدِ محترم کا حُکم تو بجا لایا، مگر اس کام میں بھی کچھ ایسے کھیل کھیلے اور ایسے عجیب و غریب کارنامے انجام لائے جو اگرچہ گورو دیو کی عظمت اور رُوحانی بلندیوں کے مظہر تھے، جن پہ رائے بلار ہزار جان سے فدا تھا، مگر مہتہ کالوجی کو یہ ہرگز پسند نہ آئے۔

گوروجی گرہستی بن گئے۔ آخر مہتہ کالوجی نے ست گورو کو ۱۸ سال کی عمر میں بٹالہ کے بابا مول چند پٹواری کی دختر بی بی سُلکھنی جی سے بیاہ کر دیا۔ مہتہ جی نے گوروجی کا دل دُنیاوی دھندوں اور موہ مایا میں پھنسانے کے پیشِ نظر

ہی بیاہ تو کر دیا، اور گورو جی گرہستی بھی بن گئے۔ اُنہوں نے دُنیادی کاروبار بھی خوش اسلوبی سے انجام لائے، مگر اس کاروبار میں بھی گورو جی نے اپنے کرتار کو ہمیشہ اپنے من کی گہرائیوں میں بسائے رکھا۔ نہ صرف من میں بلکہ اپنے دِل کے رباب کے ایک ایک تار سے اس کا عوام النّاس میں اپنے ہی گلے سے کلامِ الٰہی اُلاپ الاپ کر پرچار بھی کیا۔ گورو نانک دیو جی نے اپنے گاؤں کے ایک ہونہار مراثی بھائی مردانہ جی کو اپنا ساتھی بنا لیا، جو اگرچہ ان سے عُمر میں بڑا تھا، مگر ساری عمر گورو جی کو مرشدِ کامل جان کر ان کا ہی وفادار مُرید بن کر ان کا شریکِ کار رہا۔ بھائی مردانہ ایک مُسلمان مراثی بادرے کا لڑکا تھا جو راگ کا دِلدادہ اور قدرشناس گورو نانک دیو جی کی صحبت میں رہ کر اس فن میں کامل ماہر ہُوا۔ اس کے رباب اور گورو نانک دیو جی کے عرفاں بھرے شبدوں نے بڑے بڑے عالموں، فاضلوں اور پنڈتوں

کو ہی گوروُ جی کا گرویدہ نہیں بنایا ، بلکہ جابروں ، ظالموں آدم خوروں اور ٹھگوں کا پتھر سا دِل موم بنایا اور وہ گوروُ مہاراج کے سِکھ ، مُرید بن کر ان کی بانی کا جاپ کرنے لگ گئے ۔ گرہستی بن جانے ، کاروبار کرنے اور گھر کے دیگر فرائض خندہ پیشانی سے انجام دینے کے باوجُود گوروُ مہاراج کسی نرالی لگن میں مُستغرق نہیں ، بلکہ ہر وقت اپنے کرتار کی یاد میں مستِ الست رہا کرتے اور کبھی کبھی ان پر ایسی کیفیت بھی طاری ہو جاتی تھی کہ وہ گھر سے باہر شمشانوں اور قبرستانوں میں قیام کرتے تھے ۔ اس چلن سے ان کے والدین متفکر ہوئے ۔ انہوں نے ایک وید کو ان کے علاج معالجہ کے لئے بُلایا ۔ سَت گوروُ نے وید سے کہا کہ آپ نبض دیکھ کر میری بیماری دیکھنا چاہتے ہیں ، لیکن میرا درد لاعلاج ہے ۔ اس مرض کا علاج وہ ہی کر سکتا ہے جو میرے دل کی گہرائیوں کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہو ۔

ویدجی بھلا اس راز کو کیا جان سکتا تھا۔ وہ اس عشقِ حقیقی کے مریض کا علاج کیے بغیر چلا گیا۔

گورُو نانک دیوجی اس واقعہ کے کئی دِن بعد خاموش رہے۔ انہوں نے نہ روٹی کھائی اور نہ کسی کے بُلانے کے باوجُود بات چیت کی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنے معمُول کے کاروبار میں ہمہ تَن مصرُوف ہو گئے۔

کھراسودا :۔ ایک دن گورُو جی گھر سے بیس روپے لیکر سودا سلف لینے چوہڑ کانہ کی طرف چل پڑے۔ مہتہ کالوجی نے اپنے لاڈلے کو گھر سے روانہ ہونے پر نصیحت کرتے ہوئے کہا "مال متاع، سوچھ بُوجھ سے خریدنا۔ کھراسودا کرنا کہ جسے اچھا فائدہ ہو"۔ اس زمانہ میں سکندر لودھی کا راج تھا۔ ہندو جہاں سکندر کے ہاتھوں دُکھی تھے، وہاں پنجاب میں سوکھا پڑ جانے کے باعث قحط پھُوٹ پڑا تھا۔ جہاں غریب عوام پریشان

اور بھوکے تھے۔ وہاں سادھو۔ سنت اور بیکار لوگ بے حد دُکھی تھے۔ چنانچہ جب گوروُ جی بھائی مردانہ کے ہمراہ چوہڑکانہ پہنچے تو ان کو بہت سارے سادھوُ ملے، جو دو دن سے بھُوک کا سامنا کر رہے تھے۔ گوروُ جی نے سودا سلف لاکر نہ صرف ان بھوکے سادھوؤں کو لنگر بنا کر کھلایا، بلکہ اور بہت سارے غریبوں کو بھی بھُوک سے نجات دِلائی۔ جب گوروُ جی تلونڈی واپس آئے تو مہتہ کالوُ جی ان کو مال متاع کے بغیر دیکھ کر ازحد دُکھی ہوئے۔ مگر گوروُ جی نے والد صاحب سے کہا کہ آپ نے ہی مجھے کھرا سودا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ بھلا اس سے زیادہ فائدہ مند سودا کیا ہو سکتا تھا!

گورو نانک دیوجی سلطان پورہ لودھی ہیں۔

گوروُ جی کے بہنوئی بھائی جے رام جی سُلطان پورہ میں نواب دولت خاں لودھی کے دیوان تھے۔ انہوں نے بابا گورو نانک دیوجی کو سلطان پورہ میں بلوا کر نواب کا مودی بنا دیا۔ گوروُ جی نے یہاں اپنے عیال کو بھی منگوا دیا۔ یہ واقعہ ۱۵۰۴ء کا ہے۔ مودی خانہ سنبھال

کر، گورو جی نے غُربا اور محتاجوں کی امداد کے لیئے وقف کردیا
جب وہ ترازو ُپلڑا اُٹھا کر کوئی چیز تولا کرتے ، تو جُونہی
وہ باراں کے بعد تیراں پر پہنچتے ، تو وہ کئی بار اپنی زبان
پاک سے "مَیں تیراں ہوں" "مَیں تیراں ہوں" کہتے رہتے ۔ ان کا
دھیان تو ہر وقت مالک دوجہان کی طرف رہتا ہی تھا۔ مگر
تیراں کا لفظ اُن کو اتنا بھاتا تھا کہ ان کا تن من اس تیراں
میں ہی کھو جایا کرتا تھا۔

ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ سُلطان پور کی ندّی
وئیں میں نہانے اُترے اور تین دن تک غائب رہے ۔
لوگوں نے طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیں۔ تین دن کے بعد
لوگوں نے ان کو شہر کے قبرستان میں بیٹھے دیکھا۔ انہوں
نے وئیں ندی سے باہر آکر جو نعرہ لگایا ، وہ حیران کُن تھا
وہ کہتے تھے " نہ کوئی ہندو نہ کوئی مسلمان" ۔ انہوں نے
لوگوں پر واضح کیا کہ ہندو مسلمان کے جھگڑے اور بھید

بھاؤ کو چھوڑ کر اس خالق کو اپنی کائنات اور خلقت میں دیکھو۔ اس کے بعد انہوں نے مودی خانہ کا حساب و کتاب دیکر نواب کی نوکری کو خیرباد کہہ کر ایک نیا پروگرام مُرتّب کیا۔

چڑھیا سودھن دھرت لوکائی :۔ بقول بھائی گورداس جی گورو بابا نانک دیو جی نے جب دھیان سے قادر کائنات کی دھرتی کو دیکھا، تو اُنہیں یہ دھرتی جلتی ہوئی نظر آئی۔ ہر طرف جہالت، تعصُّب، نفرت اور فرقہ پرستی کے اندھیرے چھُپے ہوئے تھے۔ گورو جی نے لوگوں کو پیغام حق سُنانے اور توحید کا درس دینے وحدہٗ لاشریک اکال پورکھ کی حمد و ثنا کے گیت ربّی رباب کی مدھبری آواز میں سُنا کر ہندو مُسلم بُدھ عیسائی کو بھائی بھائی بنا کر زندگی بسر کرنے پر راغب کرنے کی خاطر دھرتی کے باسیوں کو راہِ راست پر لانے کا مُصمم ارادہ کرلیا۔

گورو جی نے نواب دولت خان سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں آپ کی ملازمت کو خیرباد کہہ کر دین و دنیا کے مالک قادر مطلق کی نوکری کرنے جا رہا ہوں ۔ گورو مہاراج اپنے اہل و عیال کو اپنے سسر بابا مول چند کو سپرد کر کے بھائی مردانہ کو ساتھ لے کر جلتی ہوئی دنیا میں ٹھنڈک نام خدا کا آب ڈالنے کے لئے چل پڑے ۔ ست گورو جی نے نہ صرف ہندوستان کے تمام پرانتوں کا پیدل سفر کیا، بلکہ لنکا ۔ برما ۔ عرب ممالک ۔ ایران ترکستان ۔ افغانستان ۔ تبت ۔ نیپال ۔ لوٹان اور چین تک کا پیدل سفر کیا ۔ اور بقول شری رنبیر جی ایڈیٹر روزانہ ملاپ دہلی ---

"شری گورو نانک دیو جی کی عظمت یہ تھی کہ انہوں نے اس سچے گیان کو انسان کے سامنے رکھنے کے لئے اپنا جیون ارپن کر دیا ۔ جنگلوں میں ۔ پہاڑوں میں ۔ ریگستانوں میں ندیوں اور سمندروں کے کناروں ـــ ہر جگہ اُن کی بانی کا امرت ساون کے بادلوں کی طرح برس پڑا" ۔ گورو نانک دیو جی نے ہر جگہ

توحید پرستی ۔ قومی یکجہتی ۔ باہمی اتحاد ۔ مساوات اور رواداری کا پرچار کیا ، تب ہی ڈاکٹر اقبال کو یہ نعرہ حق لگانا پڑا ۔

پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مرد کامل نے جگایا خواب سے

گورو نانک دیوجی نے ہندوستان اور متذکرہ ممالک کے جو سفر کئے ، ان کو سکھ اتہاس میں " اوداسیاں " کہا جاتا ہے ، یہ ساری اوداسیاں بعض مورخوں کے اندازے کے مطابق پانچ اور بعض کے حساب سے چار ہیں ۔ ان " اوداسیوں " یا لمبے سفروں میں گورو نانک دیوجی نے نہ صرف ہندو اور مسلمانوں کے مشہور و معروف تیرتھوں ، مٹھوں ، زیارت گاہوں خانقاہوں اور تاریخی مذہبی مقامات پر ہی پہنچ کر اپنے نرنکاری مشن کا پرچار کیا ، بلکہ جینی مندروں اور بودھی وہاروں و گپھاؤں کے علاوہ جوگیوں کے بڑے بڑے ٹھکانوں

پر جاکر تبلیغ کا کام انجام دیا۔

گورو نانک دیو کشمیر میں :۔ گورو مہاراج نے "اترا کھنڈ" کو اپنے پاک قدموں سے فیض یاب بنانے اور نرنکاری مشن کا پرچار کرنے کے لئے ۱۵۱۷ء میں کرتار پور راوی سے اپنے دو ساتھیوں بھائی ہسو لوہار اور بھائی سیہاں چھیمبہ کے ہمراہ کوچ کیا۔ اور سب سے پہلے جموں میں اپنا پرچار کیا۔ جموں سے گور دیو مشہور ہندو تیرتھ ویشنو دیوی پہنچے اور یہاں لوگوں کو کرم کانڈ کے بھرم جال سے نکال کر دل وجان تمام دیوی دیوتاؤں کے قادر واہگورو وحدہٗ لاشریک کی حمد و ثنا کے گیت گانے کا درس دیا۔ یہاں سے گورو مہاراج ریاسی۔ بُدھل راجوری میں گورمت کا پرچار کرتے ہوئے پونچھ جا پہنچے اور پونچھ کے ہندو تیرتھوں رام کُنڈ۔ بوڑھا امرناتھ میں ربّی کیرتن اور تبلیغ کرتے ہوئے توسہ میدان پہاڑ کو عبور کرتے ہوئے بیروہ پہنچے۔ بیروہ سے سرینگر اور سرینگر سے

بیج بہاڑہ ۔ اننت ناگ مٹھ صاحب جا پہنچے ۔مٹھ میں ان کی ملاقات مشہور کشمیری پنڈت عالم برہم داس اور صوفی بزرگ حضرت کمال سے ہوئی ، جو اُن کے معتقد بن کر وادیٔ کشمیر میں سکھ دھرم کے پرچارک بن گئے اور انہوں نے مٹھ صاحب کو سکھ دھرم کے پرچار کا مرکز بنا کر گورونانک دیوجی کے بتائے ہوئے اصولوں کا پرچار کیا ۔ گورومہاراج نے یہاں ایک دھرمسالہ قائم کی ۔مٹھ صاحب سے گورومہاراج پھر سرینگر آئے ۔ اور یہاں کافی وقت گزار کر اپنے نرنکاری مشن کا خوب پرچار کیا ۔ کشمیر کا سلطان محمد شاہ ، گوروجی کے دربار میں حاضر ہوا اور گوروجی کی نظر رحمت سے خود کو فیضیاب کرنے میں کامیاب ہوا ۔ گورودیو نے جس جگہ اپنا ٹھکانہ بنایا ۔ وہاں ان کے فرزند بابا سری چند جی نے کافی عرصہ رہ کر ان کے مشن کا پرچار کیا ۔ جس جگہ کو آجکل چنار بابا سری چند جی ۔ بڑا اکھاڑا اداسین سے یاد کیا جاتا ہے ۔ سرینگر سے

گورو جی نے گلمرگ کو اپنے مقدس قدموں سے پاک بنایا ، اور آلہ پتھر کی جھیل کے کنارے الٰہی کیرتن کرکے قدرت کے قادر کو قدرت میں موجود محسوس کرنے والے گورو جی نے اپنے مالک خالق کی عنایتوں سے لطف اٹھایا۔ اور اس روحانی لطف میں خوب محو رہے۔ گلمرگ سے گورو جی بارہمولہ ، سوپور ، ہندواڑہ جا پہنچے پھر ہندواڑہ سے وادی لولاب میں لوگوں کو پرچار اور کیرتن سے محظوظ کرتے ہوئے گورو مہاراج نے بانڈی پورہ میں نرنکار مشن کا پرچار کرکے مانسبل جھیل کے کنارے کچھ عرصہ یاد الٰہی میں گزارا۔ پھر بھوائی میں نرنکاری سندیش سناتے ہوئے ہرمکھ گنگا جھیل کے کنارے جا پہنچے ۔ اور یہاں کرتار کی حمد و ثنا کے گیت کیرتن کے ذریعہ گاکر واپس سرینگر آگئے۔

کشمیر میں ان کی یاد میں گوردوارہ سری گورو نانک جیون استھان بیروہ ۔ گوردوارہ گورو نانک دیو جی بیجبیاڑہ ، گوردوارہ گورو نانک دیو جی ناگہ بل (اننت ناگ) گوردوارہ پہلی

بادشاہی مٹھ صاحب۔ گوردوارہ پہلگام قائم ہیں۔

سرینگر میں مزید کچھ عرصہ گزار کر گورومہاراج بیجبیاڑہ اننت ناگ مٹھ صاحب سے دوبارہ پرچار کرتے ہوئے پہلگام پہنچے اور وہاں سے شری امرناتھ گپھا میں جا پہنچے وہاں مناظرِ قدرت سے لطف اندوز ہوئے۔ پھر وہاں سے دراس کے پہاڑی سلسلہ کو عبور کرکے لیہہ جا پہنچے، اور پھر لیہہ سے تبت اور وہاں سے کیلاش مانسرور جھیل پر جا پہنچے وہاں سے چین کے بہت سارے علاقہ کا دورہ اور نرنکاری بھگتی کا پرچار کرکے واپس لیہہ پہنچے۔ لیہہ میں بھی ان کے نام پر گوردوارہ گورو نانک دیو جی لیہہ موجود ہے۔ لیہہ سے براستہ بھدرواہ، بٹوٹ، سدھ مہان دیو اور جموں سے ہوتے ہوئے واپس کرتارپور راوی جا پہنچے۔

گورومہاراج اپنی اداسیوں میں ہندوستان اور پیچھے بیان کردہ ممالک میں بیس سال تک پیدل گھومتے رہے۔

گورو دیو جی دنیا میں پہلے مذہبی رہنما ہیں جنہوں نے ہزاروں میل کا سفر اس زمانہ میں پیدل کیا، جب گھر سے دو چار میل کا سفر کرنا اپنی موت کے وارنٹ پر دستخط کرنے کے مترادف ہوا کرتا تھا۔ مگر گورو نانک دیو جی نے اکال پورکھ کے بھروسے پر اُن اُداسیوں میں جن مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا، وہ لاثانی ہیں۔ ان کا نہ صرف راہزنوں، چوروں اور لٹیروں سے ہی واسطہ پڑا، بلکہ ٹھگوں، جادوگروں اور آدم خوروں سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ مگر اس سچے، نڈر، نڈھر ک پیغمبر دلیش بھگت کُل عالم کی بھلائی کے دِلدادہ۔ حق کے علمبردار ریفارمر، فلاسفر اور حاضر جواب گورو دیو جی نے اپنے مُصمم ارادے اور یقینِ محکم کے بل بوتے بڑی سی بڑی مُصیبت اور مشکل کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ اور اپنے عظیم مشن کا اپنی حکمت عملی سے زندگی کے آخری لمحوں تک پرچار جاری رکھا۔ اور بڑے سے بڑے جابر ظالم اور عالم کو اپنا گرویدہ بنایا۔

تب ہی پروفیسر کرتار سنگھ جی خالصہ کالج امرتسر نے بجا فرمایا ہے "گورو نانک دیو جی نے اس طرح قادرِ مطلق کی جانب سے سونپا گیا فریضہ مکمل کیا۔ رب العالمین اور اس کے بندوں کی صدا سن کر انہوں نے دیش اور غیر ممالک کی اس طرح یاترا کی۔ بادشاہوں چودہریوں، عام لوگوں، جوگیوں، پنڈتوں، پیروں، فقیروں، قاضیوں، مولویوں اور آدم خوروں سے ملے۔ اور ان کا سدھار کیا۔ نیچ لوگوں کو اعلیٰ بنایا۔ ہر طرح کا بھید بھاؤ مٹایا۔

گورو جی کا وصال۔ آخر اپنے نرنکاری مشن کے پرچار کو جاری رکھنے کی خاطر گورو جی نے گورو انگد دیو جی کو اپنا جانشین بنایا، اور ۲۲ ستمبر ۱۵۳۹ء مطابق ۲۳ اسوج ۱۵۹۶ ب کو گورو دیو جی جوتی جوت سما گئے۔ گورو جی اس عالمِ فانی میں ستر برس پانچ ماہ اور تین دن ابرِ رحمت برسانے میں ہمہ تن مصروف رہے۔

جوں ہی گورو جی کا وصال ہوا، اُن کے ہندو اور

مسلمان پیرو کاروں میں جھگڑا شروع ہو گیا کہ ان کے
جسدِ خاکی کو دفنایا جائے یا سپردِ آگ کیا جائے۔ گورو جی
اس بات کا پہلے ہی فیصلہ کر گئے تھے کہ میرے دائیں اور
بائیں طرف تازہ پھول رکھ دیئے جس دھڑے کے پھول صبح تک تازہ رہیں
وہ جس طرح چاہیں میری آخری رسم ادا کرے۔ جب صبح چادر اُٹھائی گئی، تو
وہاں لاش نہ تھی۔ دونوں کے رکھے ہوئے پھول تازہ تھے۔
دونوں نے اپنے اپنے عقیدے اور رواج کے مُطابق پھولوں
کو دفنایا اور سُپردِ آگ کیا۔ دونوں یہ کہتے ہیں حق بجانب
تھے کہ گورو جی ہمارے ہیں۔ دونوں نے اس جگہ سمادھی اور
روضہ تعمیر کروایا۔[۴]

---

۴ بہ عمر ہفتاد و یک سال سموت ۱۳۳۷ بکرمی ازیں دنیا انتقال
نمود مسلمانان خواستند کہ اورا دفن کنند و ہندوان عزم کردند کہ
اورا بسوزانند، تاکہ فریقین را باہمدیگر بہ قتال و جدال نوبت رسید
دراں حالت دیدند کہ از تابوت لاشہ بابا غائب شدہ بود۔ و
ہرکس را تحیّر افزود و عاقبت بالاپوش جنازہ دو حصہ کردہ، یا۔۔۔

مگر دونوں کو سیلاب بہا لے گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک سکھ نے یہاں سمادھی بنائی جو دربار صاحب کرتارپور راوی کے نام سے مشہور رہا ہے۔ مگر ننکانہ صاحب کی طرح یہ بھی پاکستان میں ہے۔

*حصّہ مسلمانان در گو دفن کردند، وحصّۂ دوم ہندوان در آتش بسوزانیدند۔ وبعد چندے دریائے راوی طوفان کردہ ہر دو طغیانی شدند (خواجہ حسن شاہ کھویامی مصنف تاریخ حسن کشمیر صفحہ نمبر ۴۴۶، ۴۷۔

اردو ترجمہ:۔ اکثر سال کی عمر میں ۱۳۳۷ سنہ بکرمی ۱۵۹۶ کو دنیائے فانی سے جوتی جوت سمائے۔ مسلمانوں نے چاہا تھا کہ ان کو دفن کریں۔ ہندوؤں کا ارادہ تھا کہ ان کو سپرد آگ کریں، تاکہ دونوں فریقوں کو لڑنے جھگڑنے تک نوبت نہ پہنچے۔ اسی حال میں کیا دیکھتے ہیں کہ بابا نانک صاحب کی لاش تابوت سے غائب ہوئی ہے۔ یہ حال دیکھکر ہر کوئی حیران ہو کر رہ گیا۔ آخر کار ان کے تابوت کی چادر کے دو حصّے کئے گئے۔ ایک حصّہ مسلمانوں نے زمین میں دفنایا اور دوسرا حصّہ ہندوؤں نے آگ میں جلایا۔ کچھ مدت کے بعد دریائے راوی میں طغیانی آئی اور دونوں جگہیں سیلاب کی لپیٹ میں آکر نابود ہو گئیں۔

گورو نانک دیوجی کے زرّین اصُول :

گورو مہاراج نے بنی نوع انسان کی بھلائی ، بہبودی اور تسکین قلب کے لئے ، بنا امتیاز مذہب و ملّت اور رنگ ونسل کے جن زرّین اور بین الاقوامی اصولوں کا پرچار کیا اور جن اصُولوں کو آپ نے اپنی پاک بانی میں واضح کیا ہُوا ہے ۔ اُن پر بحث کرنے سے قبل ہم نے تینؔ باتوں کو یہاں درج کرنا ہے ۔ یہ تین باتیں اُن کے اپدیش کا نچوڑ ہیں ، گویا گورو مہاراج نے اس نچوڑ میں سکھ دھرم کے سُنہرے اصولوں کے ساگر کو گاگر میں بند کرکے رکھ دیا ہے ۔ یہ اصولوں کا جوہر یا خلاصہ اِن تین جملوں میں بند ہے :-

۱۔ کِرت کرو ۔

۲۔ وَنڈ چھکو ۔

۳۔ نام جپو ۔

۱۔ محنت مزدوری ، کاشتکاری ، کاروبار ، بیوپار

اور ملازمت کر کے حق و حلال کی کمائی کرو۔

۲۔ حق و حلال کی کمائی کو بانٹ کر کھاؤ۔ سماج کے غریب، نادار، لاچار اور نحیف و نزار اور بیمار لوگوں کی، بلا امتیازِ مذہب و ملّت امداد کرو۔

۳۔ اپنے پیدا کرنے والے قادرِ مطلق کا نام جپا کرو۔ یادِ الٰہی میں ہمیشہ مصروف رہا کرو۔

گورو نانک دیو جی نے متذکرہ تین[۳] باتوں کے علاوہ جن اصولوں کا پرچار کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ ایک مالکِ خالق ہی قابلِ پرستش ہے

سکھ دھرم کا دھرم گرنتھ گورو گرنتھ صاحب ہے جس کی ابتدا جپ جی صاحب گورو نانک دیو جی کی پوتر بانی سے ہوتی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کا پہلا حرف

اِک یا ایک

ہے۔ اس کے بعد پھر اوم اور پھر کار آتا ہے۔ جس کا

صحیح تلفظ "اِک اونکار" ہے۔ بس اس اِک اونکار ــ
واہگورُو ــ اکال پُورکھ ــ مالک خالق کی پرستش کرنے کا
گورُو جی نے ساری عمر پرچار کیا اُنہوں نے قادرِ کائنات
کرتار کو تین حصوں میں نہیں بانٹا جس طرح ہندو ادب
میں برہما، وشنُو اور شوجی ایک ہی ہستی کے تین حصے بنائے
گئے ہیں اور عیسائی دھرم میں حضرت عیسیٰؑ، رُوح القدس
اور ماتا مریمؑ مانے گئے ہیں۔ اس کے برعکس گورُو نانک دیوجی
نے گوربانی میں واضح کیا ہے کہ اکال پُورکھ تمام دیوتاؤں سے
بڑا ہے۔ یہ دیوتا اس بے انت کا انت نہیں پا سکتے۔ لہٰذا وہ
"ایک اونکار" ہی قابلِ پرستش ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ گورُو نانک دیوجی مہاراج
کا مرشد یا گورُو کوئی بھی دُنیاوی مہاں پرش۔ سنت یا فقیر
درویش نہ تھا۔ نام کا پیالہ گورُو جی کو اس بارگاہِ الٰہی
سے ہی حاصل ہُوا ہے۔ راگ سورٹھ میں گورُو مہاراج اپنا گورُو

مُرشد کامل اس واحد وَحدَہٗ لاشریک (اکال پُورکھ) کو ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

تت نرنجن جوت سبائی سوہنگ بھید نہ کوئی جیوٗ
اپرم پرپار برہم سوامی نانک گور ملیا سوئی جیوٗ

گورو نانک دیوجی نے پرماتما کے بارے میں اعلان فرمایا کہ میرا رب جہاں ہر جگہ موجود ہے ۔تمام کائنات کا قادر ہے سرب شکتی مان ہے ، وہاں رحم کرنے والا ہے ۔ عرض فریاد سُننے والا اور بخش دینے والا بخشنہار بھی ہے ۔ ہر جگہ صاف نظر آرہا ہے ۔ وہ اپنی قدرت میں بسا ہُوا ہے ۔ ساری کائنات میں اس کی جوت ہے اور اس جوت میں ہی یہ کائنات ٹکی ہوئی ہے ۔ ظاہر ہے کہ گورو نانک دیوجی کا رب کوئی الگ ہستی نہیں ۔

سادھ سنگت کی اہمیت گوروجی نے سادھ سنگت کی اہمیّت محسوس کرنے ، سادھ سنگت میں جانے

ست سنگ کرنے پر خاص زور دیا ہے۔ تاکہ سنگت میں جانے
کیرتن، کتھا گورمت پرچار سُننے سے سکھ نام بندگی کی طرف
راغب ہو سکے۔ کیونکہ سنگت کے بغیر انسان کے من میں کرتار
"اِک اونکار" کا پیار پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور نہ اس میں نیک
اور بد کی تمیز پیدا ہو سکتی۔ انہوں نے سدھ لوگوں کو
اس گورمت اصُول سے واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں پنتھ
کا محل سنگت اور بانی کی بنیادوں پر کھڑی کرونگا۔
انہوں نے سِدھ جوگیوں کو صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے
تو سنگت اور گوربانی کا ہی سہارا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
سِکھ دہرم میں سنگت کا درجہ ہمیشہ اونچا رہا ہے اور اونچا ہی رہیگا۔
تب ہی سِکھ دَھرم میں یہ روایت ہے کہ سنگت ۲۱ حصّے
اور گورو بیس حصّے ہے۔

گورو کی ضرورت ہم اوپر یہ واضح کر آئے
ہیں کہ گورو نانک دیوجی کا گورو اگر یہ کوئی دنیاوی انسان

نہ تھا۔ مگر اس کے باوجود گورو جی نے اپنے مریدوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ انسان کو پورن گورو، مرشد کامل کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ "اِک اونکار" قادرِ کائنات کو حاصل کرنے کے لئے گورو کی بخشش کی اشد ضرورت ہے۔ سِکھ ہر روز جب بھی مول منتر کا پاٹھ کرتا ہے۔ اس پر گور مت کی یہ لا زحقیقت اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ مگر یہ بات نہ قابل فراموش ہے کہ گورو نانک دیو جی گورو کی ضرورت کو اس ڈھنگ سے تسلیم کرنے کے حق میں نہیں۔ جس طرح بعض فرقوں یا طبقوں میں مرشد کو مانا جاتا ہے کہ مرشد پر ایمان لانے اس کو مرشد ماننے سے سارے گناہ ختم ہو کر رہ جائینگے۔ یا مرشد نے ایک بار قربانی بکر اپنی اُمت کے تمام گناہ اپنے سر پر برداشت کرلئے ہیں یا محض ایمان لانے سے ایک مرید ہر طرح سے بری الذمہ ہو رہ جائیگا۔ گورو دیو جی نے صاف واضح کیا ہے کہ اپنے اعمال کا

پھل ضرور بھگتنا ہوگا ۔ مگر گمراہ ہوکر برائیوں سے دوچار ہوکر خوار ہونے والے آدمی کو گورو راہ راست پر ڈال کر اس کو برائیوں سے بچا لیتا ہے ۔ گورو انسان کو ایسی روشنی عطا کرتا ہے جس کی بدولت وہ دوبارہ غلطی نہیں کرتا۔ گورو اس کو پرماتما کی بندگی کا روحانی لطف ذہنشین کرا کر واہگورو کی قربت کا صحیح طریقۂ کار بتاتا ہے ، اور صرف واہگورو کی بندگی اور نیک اعمال کرنے کی تلقین کرتا ہے ۔

گورو نانک دیو جی کی "جنم ساکھی (سوانح عمری) میں ایسے دو تاریخی واقعات بیان کرنے یہاں نہایت ضروری ہیں ۔ جن سے یہ بات صاف ہوجائیگی کہ گورو جی نے ہمیشہ بنی نوع انسان کی صحیح اور حقیقت پر مبنی رہنمائی کی ہے ۔ جب گورو جی مکہ معظمہ میں اپنے نرنکاری مشن کا پرچار کرنے پہنچے ، تو وہاں بہت مسلمان علماء سے ان کا بحث و مباحثہ ہوا۔ انہوں نے گورو جی سے کئی سوال پوچھے ، جن میں سے ایک

سوال یہ بھی تھا کہ "آپ اپنی کتاب کھول کر ہمیں بتائیں کہ آپ کے نظریہ کے مطابق ہندو بڑا ہے کہ مسلمان"۔ گورو جی نے نہایت جرأت اور وثوق کے ساتھ اس اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ "تمام لوگ مالک وخالق کے پیدا کردہ ہیں۔ نہ ہندو کہلانے والا رب العلمین کی نگاہوں میں قبول ہے نہ مسلمان کہلانے والا۔ اس قادر مطلق کی نظروں میں تو صرف وہی آدمی بڑا ہے، افضل ہے جس کے اعمال نیک اور چال وچلن اونچا ہے اور جو اس کی بندگی کرتا ہے۔"

دوسرا واقعہ :۔ سیالکوٹ کے نزدیک کوٹلہ میاں مٹھا میں فقیر میاں مٹھا جی سے ہوئی بحث و مباحثہ کا ہے۔ اس بحث میں گورو جی نے یہ واضح کیا کہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت اور اس کی پرستش کرنا ہی افضل عمل ہے۔ مجھے اس آدمی سے پیار ہے جو صرف اکال پورکھ کو مانے اور اس کی بندگی کرے۔ دوسرے کو اس کا شریک نہ بنائے۔ اور نہ کسی دوسرے پر ایمان

لائے ، اور نہ ہی کسی سے تعصب اور نفرت ہی کرے ۔

ذات پات کے قلعہ پر دھاوا :۔ ذات پات کا بلند اور پختہ قلعہ ہندوستان میں صدیوں سے چٹان کی مانند کھڑا تھا ۔ اس پر بھگت کبیر جی کے بعد گورو جی نے کامیاب حملہ کیا ۔ انہوں نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ مالک کائنات کے پاس تمام لوگ ایک جیسے ہیں ۔ ذات پات اور اونچ نیچ کے جھگڑوں کے باعث سیاسی سماجی ، اقتصادی اور روحانی ترقی ممکن نہیں ۔ لہذا اس ذات پات کی تمیز کا خاتمہ ہونا چاہیئے ۔ انہوں نے لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا کہ میں ان ادنےٰ لوگوں کے ساتھ ہوں ، کیونکہ جو لوگ ان ادنےٰ لوگوں سے محبت کرتے ہیں ، ان کے احساس کمتری کا ان سے اچھا برتاو کر کے خاتمہ کرتے ہیں ۔ ان کو خداوند کے نور سے پیدا ہوا ، تصور کرتے ہیں ۔ ان پر پرماتما کی نظر رحمت ہوتی ہے ۔ انہوں نے بھائی لالو ترکھان ، بھائی مردانہ جی وغیرہ سے عملی پیار کر کے دنیا پر واضح کیا کہ ایک

ہی نور سے تمام لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ لہذا کوئی ادنیٰ، نیچ
اور اچھوت نہیں۔ بلکہ تمام انسان ایک جیسے ہیں۔

مستورات کو اونچا مرتبہ :- عورت ذات سے ہمارے
سماج نے انصاف نہیں کیا۔ اس کی تذلیل کرنا ہی ہر ایک نے اپنا
شیوہ بنائے رکھا۔ اور ہمیشہ عورت کو مرد سے کمتر ہی مانا جاتا
رہا۔ مگر گورو نانک دیو جی نے عورت کو مرد کے برابر کا رتبہ دیکر
نہ صرف نوازا۔ بلکہ ربّی کلام بانی میں درج فرمایا کہ اس عورت ذات
کو جس نے پیغمبروں، اوتاروں، مہاپرشوں، سورماؤں وغیرہ کو
جنم دیا، برا کہنا نہایت بے انصافی اور دھکا شاہی ہے۔

اخلاق اونچے بنانے پر زور :- گورو دیو جی
نے اپنے پرچار اور اپنے کلام میں اخلاق وچال وچلن
بنانے پر بہت زور دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: سچ بولنا۔
سچ کی حمایت کرنا بےشک اچھا وصف ہے۔ مگر سچ سے اونچی
چیز بھی ہے۔ سچ میں رہنا اور سچ کو عمل میں لانا۔ لہذا انسان

کو ہمیشہ چال و چلن اونچا بنانے کے جتن کرنا چاہئے۔ صبر، سنتوکھ، پاکیزگی اور بنی نوع انسان سے پیار کرنے کے اوصاف اختیار کرنے سے ہی دنیا اور سماج کا بھلا ہو سکتا ہے۔ گوروجی نے یہ ناقابل فراموش حقیقت بھی اپنی بانی میں بطور پیشگوئی درج فرمائی ہے کہ جب خداوند کسی برادری، سماج، فرقہ یا قوم کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلے اس برادری یا قوم وغیرہ کا چلن اور اوصافِ حمیدہ ختم کر دیا کرتا ہے

سادہ رسم و رواج کا پرچار :- گورو دیو جی نے فضول رسم و رواج، جو آجکل رسومات بد بن کر رہ گئے ہیں، کی برائی کی۔ جن سے نفع تو کچھ ہوتا نہیں، بلکہ محض پریشانی اور بجا ایسے اخراجات سے انسان کو زیر بار قرضہ ہونا پڑتا ہے۔ جب ان کو زنار (یگنوپویت) پہنایا جانے لگا، تو انہوں نے ایک عظیم دلیر ریفارمر (REFORMER) کی طرح جہاں اس کو پہننے سے انکار کر دیا وہاں محض دکھاوے

اور ناک رکھنے کی خاطر بھاری اخراجات کر کے کنگال بن جانے کی برائی کی۔ انہوں نے اس کھانے پینے، سواری کرنے وغیرہ کی برائی کرتے ہوئے گوربانی میں واضح کیا کہ جس کھانے پینے وغیرہ سے من میں برے خیالات اور تکبر پیدا ہو، وہ فضول ہیں۔ ان سے چند لمحوں کی خوشی کے سوا اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ انہوں نے زیورات، سونے اور چاندی کی برائی کی۔ اور ہر بات میں سادگی پسندی پر خاص زور دیا۔

حق و حلال کی کمائی :- گرو دیوجی نے حق و حلال کی کمائی کرنے، کسی کا حق ہڑپ نہ کرنے کا ہمیشہ پرچار کیا۔ تاکہ لوگوں میں باہمی کشیدگی، نفرت اور پھر لڑائی جھگڑے نہ ہونے پائیں۔ انہوں نے ربّی بانی میں یہ اعلان فرمایا کہ ہر ایک آدمی حق و حلال کی کمائی کرے۔ رشوت خوری، چور بازاری و دیگر ہتھکنڈوں کے ذریعہ کمایا ہوا روپیہ پرایا حق ہے۔ پرایا حق ہندو کے لیے گا ے اور مسلمان کے لیے سور کے گوشت کے برابر

ہے۔حق و حلال کی کمائی دُودھ اور پرایا حق خُون ہے۔ خُون کھانا اخلاقی جُرم ہے۔ جنم ساکھی کی سید پورہ کی ساکھی اس نظریہ کو واضح کرتی ہے۔ جب گورُو نانک دیوجی نے سید پورہ کے حاکم ظالم خان کے اہلِ کار ایک کھتری ملک بھاگو کا برہم بھوج جو اس نے باپ کے شرادھ پر براہمنوں کو کھلایا۔ کھانے سے صاف انکار کر دیا۔ کیونکہ ملک بھاگو ایک رشوت خور، پرایا حق ہڑپ کر جانے والا تکبّری اہلِ کار تھا۔ جب اس نے گورُوجی کو زبردستی اپنے ہاں منگوا کر برہم بھوج کھانے پر مجبُور کیا۔ تو گورُوجی نے اس کو صاف کہہ دیا کہ مَیں غریبوں کا خون کھانے کے لیے تیار نہیں جب اس نے اصرار کیا۔ تو گورُو دیوجی نے اس کے لذیذ کھانوں سے خُون اور بھائی لالو جی کے سوکھے اور سادہ کھانے سے دُودھ بہا کر ایسا اسرار کر دکھایا کہ سینکڑوں لوگ حیران ہو کر رہ گئے۔ گورُوجی نے اپنے نظریے کو یہاں پھر دہرایا کہ حق و حلال کی سوکھی روٹی ہی لذیذ ہُوا کرتی ہے۔

قومی ایکتا کی اہمیّت :- گورو نانک دیو جی نے زندگی بھر رواداری، مساوات، اتحاد اور اتفاق کا عملی پرچار کیا۔ وہ نہ صرف ہندوستان میں ہی قومی ایکتا کے علمبردار تھے، بلکہ جہاں بھی وہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے تشریف لے گئے۔ انہوں نے قومی ایکتا کا پرچار کیا۔ اس زمانہ میں مختلف فرقوں اور مذہبوں کے پیرو کار آپس میں لڑ بھڑ رہے تھے، کوئی کسی کو کافر اور کوئی کسی کو ملیچھ کہہ کر پکارنے میں جہاں پیش پیش تھا وہاں باہمی نفرت، مذہبی تعصب اور فرقہ پرستی پھیلانے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر زور آزمائی میں ہمہ تن مصروفِ کار تھے۔ گورو نانک دیو جی نے ان گمراہ لوگوں کو قومی ایکتائی کی اہمیت سے جہاں روشناس کرایا وہاں پیار اور محبت سے رہنے کا درس دیا۔ انہوں نے علحدہ علحدہ مذہبوں، فرقوں، ذاتوں کے لوگوں کو ایک جگہ مِل کر بیٹھنے اور اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کرنے کا سبق دیا۔ مَردانہ مُسلمان

اور بالہ ایک ہندو اپنے ساتھ رکھکر تعصب، کینہ اور نفرت کو دور کرنے کا اُپدیش دیا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ہندو مسلمان اور انگریز مورخوں نے اُنہیں ہندو اور مسلمانوں کو آپسمیں ملانے والا پُل قرار دیا ہے۔

گورو نانک دیوجی جب مکہ مُعظّمہ تشریف لے گئے۔ اس دن عیدالضحیٰ کا دن تھا۔ وہ حج کی آخری رات کو کعبہ کی طرف پاؤں دراز کر کے لیٹ گئے۔ صُبح سویرے جب ہندوستانی قافلے کے ایک حاجی جیون نے یہ کھیل دیکھا، تو غصہ میں آکر اس نے گورو نانک دیوجی کو ایک لات ماری، شوروغل اٹھا تھا۔ بہت سارے حاجی وہاں جمع ہو گئے۔ گورو جی اسی طرح لیٹے ہوئے سنجیدگی اور متانت سے بولے ـ
"بھائی میں خدا کو ہر طرف دیکھتا ہوں۔ آپ میرے پاؤں اُس طرف کر دیں جس طرف خدا کا گھر نہیں ہے۔ غُصّے سے بھرپور جیون نے گورو دیوجی کو گھسیٹا ضرور، مگر جھٹ حیران و ششدر

رَہ گیا۔ وہ حاجی بھی حیران ہو کر کہنے پر مجبور ہو گئے کہ کدھر نہیں خدا کا گھر۔ کدھر نہیں خدا کا گھر تمام لوگوں اور حاجیوں

روزے پاہائے خود بطرف بیت اللہ کردہ اورا خفتہ دیدند۔ گفتند چرا پائے خود بسوئے خانۂ خدا کردی۔ گفت من از ہر سوئے خدا را می بینم کہ ہر سو خدا نہ باشد۔ اقدام من بدانسو بکشید۔ مختصر کہ موحد کامل بود از خرق عادات او دفتر نوشتہ اند۔
(تاریخ حسن حصہ اول صفحہ ۱۹۴)

ترجمہ:-

ایک دن بابا نانک صاحب اپنے پاؤں کعبہ کی طرف کر کے سوئے ہوئے تھے۔ ان سے کہا گیا۔ آپ نے اپنے پیر کیوں خانۂ کعبہ کی طرف کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا "میں خدا کو ہر طرف دیکھتا ہوں جس طرف خدا نہ ہو میرے پاؤں اس طرف کر دیں۔ مختصر یہ کہ وہ موحد کامل تھے۔ ان کی کرامات کے دفتر لکھے ہوئے ہیں۔

نے یہ عجیب داستان سنی ، ہر کسی کی زبان پر یہی ایک سوال تھا "کدھر نہیں خدا کا گھر" ۔ تمام حاجیوں اور مکہ معظمہ کے شہریوں کو اصلیت معلوم ہوئی ۔ "خدا کا گھر تو ہر طرف ہے"

اس سے قبل گورو نانک دیوجی نے جگن ناتھ پوری میں بھی ایک ایسی ہی کرامت کی ہے ۔ جب جگن ناتھ پوری کے مندر میں شام کو آرتی ہونی شروع ہوئی ، ہزاروں لوگ طرح طرح کے سامان دھوپ دیپ اور ساز وغیرہ سے مورتی کی آرتی اتارنے لگے تو پنڈوں نے گورو نانک دیوجی کو آرتی میں شامل ہونے پر راغب کرنے کے بسیار جتن کیے ، مگر گورو نانک دیوجی مندر میں نہ گئے اور باہر ہی مردانہ کی رباب کے ساتھ راگ دھناسری میں درج شبد "گگن مے تھال رو چند دیپک بنے" کا پاک گلے سے کیرتن کرنے لگ پڑے ۔ پھر ست گورو جی نے ہزاروں لوگوں کو بھاری اجتماع میں یہ ذہنشین کرایا کہ جگن ناتھ تو ساری کائنات کا مالک و خالق ہے ، جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے ۔

اس کی صفت اور حمد و ثنا تو ساری کائنات میں ہو رہی ہے۔ تمام سیّارے، تارے، آفتاب و ماہتاب اُس کی آرتی کر رہے ہیں۔ یہ مورتی جس کی آپ یہاں پوجا کر کے آرتی کرتے ہیں۔ یہ تو آدمی کے ہاتھوں سے بنی ہوئی ہے۔ لہٰذا مورتی پوجا کی بجائے اس جگن ناتھ مالکِ کائنات سے دل سے رشتہ پیدا کرو۔ اسے دل کی آنکھوں سے دیکھو۔ اس سے ہی سچّا پیار کرو۔

مکّہ معظّمہ میں پاؤں پسارنے اور جگن ناتھ پوری میں باہر آرتی کرنی، مندر میں کیرتن کرنا یا رباب بجانا، ہردوار میں مغرب کی جانب پانی پھینکنا، دلیر اور نڈر گورو نانک دیوجی کے کارنامے ہیں۔ انہوں نے یہ کارنامے اس لئے انجام دئے، تاکہ لوگوں کو جہاں اصلیت سے روشناس کرایا جائے، وہاں ان کو یہ بھی ذہن نشین کرایا جائے کہ کوئی کسی کی عبادت کے ڈھنگ کو اگر اپناتا نہیں، یا کسی کے مذہبی عقیدہ کا قائل نہیں تو اس سے نفرت نہ کی جائے۔ اس پر زبردستی اپنا نظریہ ٹھونسا نہ جائے، اور امن و امان

درہم و برہم ہو کر نہ رہ جائے۔ ہر ایک کو اپنے اپنے عقیدہ سے مذہبی فرائض انجام لانے کی مکمل آزادی حاصل ہو۔ مذہب میں زور اور زبردستی کو دخل نہ ہو۔

جابروں کے خلاف آواز بلند کرنا :- گورو نانک دیو جی ہندوستان کے پہلے ریفارمر ہیں۔ جنہوں نے راجاؤں مہاراجاؤں اور بادشاہوں کی من مانیوں اور رعایا پر زور و زبردستیوں اور ڈھائے جا رہے مظالم کے خلاف آواز بلند کی۔ بقول ایک سکھ عالم بھگت کبیر جی سماج کے خلاف اس کی من مانی رسموں کے خلاف تو کڑوی سی کڑوی بات کہہ دیتے ہیں۔ مگر حکومت کے خلاف بولنا تو درکنار، اس پر تعمیری نکتہ چینی بھی نہ کر سکے، اگرچہ ان کو وقت کی حکومت سے کافی مصائب و تکالیف بھی برداشت کرنی پڑیں۔ اسی طرح دیگر بھگتوں نے بھی مرضی رب کی رضا مان کر حاکموں کے سامنے منہ تک نہ کھولا۔ مگر گورو جی نے جابر حاکموں، راجاؤں اور بادشاہوں کو قصاب تک کہہ دیا۔

ان کے جبر وظلم کے خلاف احتجاج کیا۔ ان حاکموں کو ظالم شیر ان کے وزیروں کو کُتے قرار دیا۔ غرضیکہ جابروں اور ظالموں کے خلاف آواز بلند کرنے والے پہلے دیش بھگت گورو نانک دیو جی ہیں۔ انہوں نے بابر بادشاہ کو مُنہ پر "جابر" کہا، اور فرمایا ــــ تُمہاری فوجوں کا قتلِ عام اور عورتوں کی بے حُرمتی کرنا ایسے بُرے کام ہیں، جو انسانیت کے عین اُلٹ ہیں۔

مالک وخالق سے شکوہ :۔ گورو نانک دیو جی نے خود کو اکال پُورکھ کا ڈھاڑی حمدوثنا کے گیت گانے والا گوربانی میں ظاہر کیا ہے۔ وہ مالک خالق کائنات کے حمدوثنا کے گیت ہی ساری عمر گاتے رہے۔ مگر یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ وہ اپنے "اِک اونکار" اکال پُورکھ سے بھی بابر کے ظُلم وجبر کے خلاف شکوہ کرنے سے باز نہ رہ سکے اور فرمایا" اے وَحدَہٗ لاشریک! ہندوستانیوں

کو اتنی مار پڑی کہ لوگ پکار اُٹھے ۔ مگر صد افسوس کہ آپ
کو درد تک بھی پیدا نہ ہُوا ۔

جہاں گورو بابا نانک دیوجی نے جابروں کے مظالموں
کی بُرائی کی ، ان کی مَن مانیوں اور مظالم کے خلاف احتجاج
کیا ، وہاں عوام کو اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی عزت اور
اپنے ناموس کی نگہداشت کے لئے جتھے بند ہونے کا اُپدیش
دیا ۔

اکھوں دے جے چلیئے ۔ گورو دیوجی نے
بنی نوع انسان پر یہ بھی واضح کیا کہ دُنیا پر ، دُنیا کی اقوام
پر ، عوام پر جو مصائب مشکلات ، قہرِ الٰہی ، جنگ وجدل
کی بربادیاں اور آفاتِ ارضی و آفاتِ سماوی وقتاً فوقتاً
نازل ہُوا کرتی ہیں ، ان کا باعث صرف یہ ہے کہ انسان
قادرِ مطلق ، کرتار پُورکھ کو بُھلا دیا کرتے ہیں ۔ اور دنیاوی

عیش و عشرت میں غرق ہو کر دولت و ثروت جمع کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں ۔ ان کو خداوند بھی بھول جاتا ہے اور موت بھی ۔ اگر یہ اکال پُرکھ کو ہمیشہ یاد رکھا کریں اس کی بندگی و عبادت کیا کریں تو ان پر یہ مصائب نہ پڑا کرینگے ۔

مذکورۂ بالاحقائق کا ذکر گوربانی میں تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے ۔

یہ بات ناقابل فراموشی ہے کہ گوروُ نانک دیو جی نے ہندوؤں مسلمانوں، عیسائیوں یا بودھوں کے دہرم گرنتھوں یا ان کے بزرگوں کو کبھی بُرا نہیں کہا ۔ نہ کسی کی نندا کی ۔ بلکہ وہ ہر ایک کو اس کے دین دَہرم کی حقیقی راہ دکھایا کرتے تھے ۔ انہوں نے خود کو کبھی بڑا یا افضل پیغمبر یا گوروُ قرار نہیں دیا ۔ بلکہ سب سے ادنےٰ بھگتوں، سنتوں، خدارسیدہ بزرگوں اور خدا کے خادموں کی خاک پا اپنے آپ کو ظاہر کیا ۔

نانک بگوید جن تُرا۔ ترے چاکراں پا خاک

یہی وجہ ہے کہ اُن کے زریں اُپدیش سے لاکھوں لوگ —
ہندو مُسلمان، عیسائی اور بودھ مُتاثر ہوئے بِنا نہ رہ
سکے اور اُن کے سِکھ بن گئے۔ مثل مشہور ہے ؎

بابا نانک شاہ فقیر:
ہندو کا گورو
مُسلمان کا پیر

کیونکہ گورو نانک دیو جی نے اکال پُرکھ سے
سربت (سب) کا بھَلا مانگا ہے۔ لہٰذا آئیں
ہم سبھی قد سے، درِ سے، سِخنے سب کا بھَلا
کیا کریں۔

نانک نام چڑھدی کلا
تیرے بھانے سربت کا بھَلا



جپجی

۱- اونکار ست نام کرتا پرکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سے بھنگ گر پرساد

کشمیری ترجمہ

۱- اللہ واحد۔ کُن اونکار۔ تہندس ناوس پزرک آے
تس نو ژنگ کانہہ۔ تس نو لاگ۔ ژکتنگ مآلک بے پرواے
موتس، زتمس نش بالا
سے پانہ پانے قائم ورائو
مرشد سنزِ رحمژ سیتی۔ تس تس گژھ سند زپھو ناوٗ

بیسویں پوڑی کا کشمیری منظوم ترجمہ

پوڑی ۲۰

اَتھس لاری کھورس لاری ۔ نَتھ لاری ژرے جسمس خاک
چھلک ہو آبہ سینین یم ۔ گژھن یم خالہ نش ہو پاک
نجاسَت لارہ لوٗد پلوٗس ۔ صابن گو یا تہٕ گو ناپاک
یتھے پاٹھی مَن صابن سَپدان ۔ چھہ پاپو ستی تہٕ گو ہو ستی
مگر دوٗب ہو لگان رُوحس ۔ چھہ تہندہ لو پاک ناوَ ستی
زبانی ستی کاتھہ یتہٕ رُت سَپدان ۔ کتھو ستی کاتھہ یتہٕ بَد سپدان
فقط عملَن تہٕ کارن پیٹھ ۔ چھہ سورُے منحصر آسان
وَوَکھ یتہ لَبس تیتھے لونکھ ۔ تیتھے لونکھ تیتھے ہو کھیکھ
تہٕ تہندی حکمہ یکہ نانک
تہٕ تہندی حکمہ ستی نیرکھ

جپ جی اور سکھمنی صاحب

اصل مع منظوم کشمیری ترجمہ

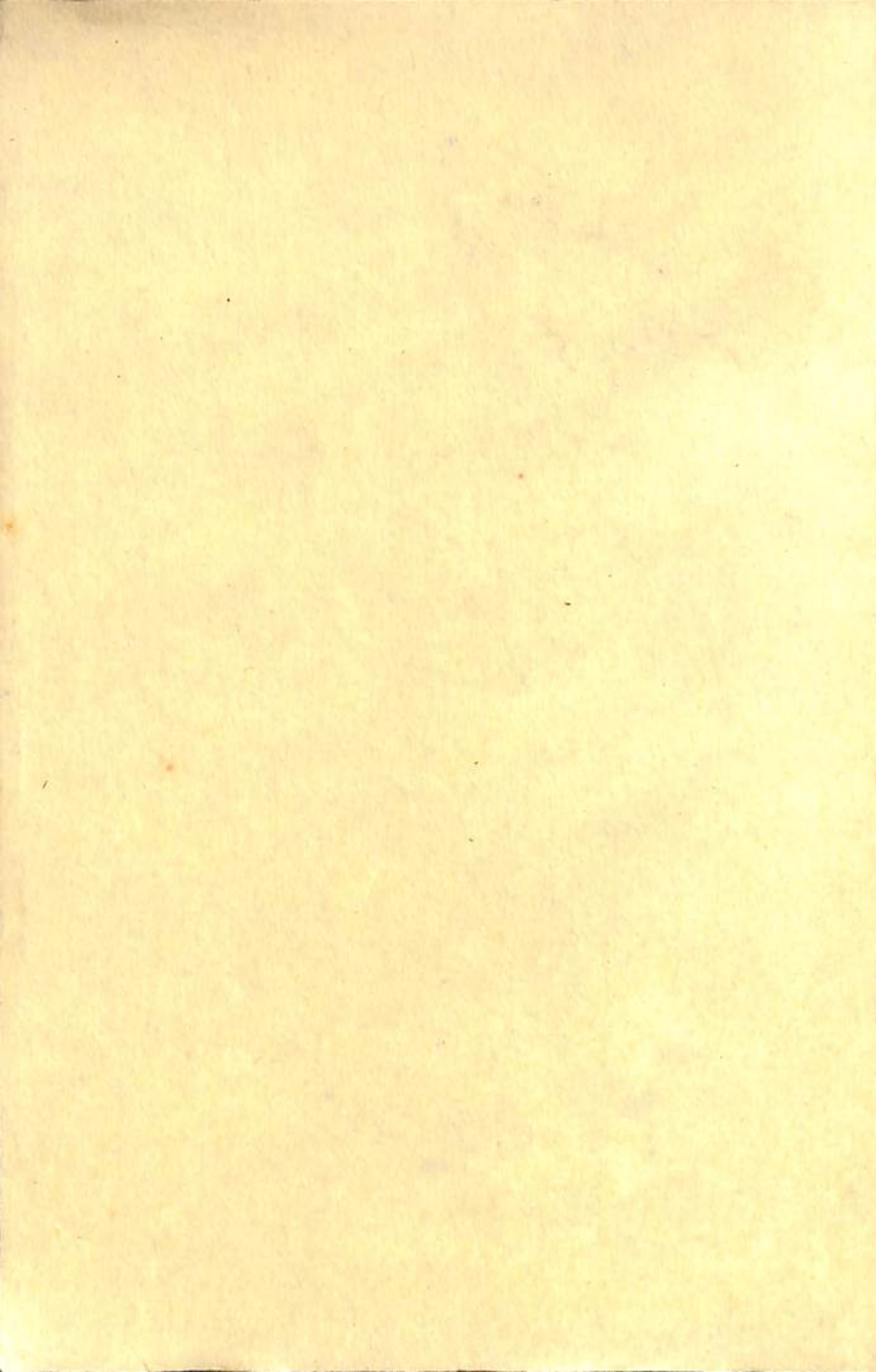
از

الحاج فاضل کاشمیری

ایکس فیلڈ ایڈوائزر جموں و کشمیر سٹیٹ انسٹیٹیوٹ آف

ایجوکیشن سرینگر

عنقریب چھپ جائیگا



نورِ نانک

از ٹھاکر سنگھ زخمی دیور ترال کشمیر

بأگۍ چھے صد مبارک ۔ عألۍ سرکار آو

دِلبرو ! دِل شاد تھاوُن ۔ عالمُک غمخوار آو

روشہ روشے آیہ یمبرزَل چھ بوٗمبوٗرس وَنان

پیالہ بَر تو ۔ چاۓ بَر تو ۔ رُشکِ صد گلزار آو

دین و دُنیاگے منوّر جلوہ ماران دراو نوّن

نوٗ کتہ توحید کی وَنان پانے سہ خوش گفتار آو

پوٗر حمد لوٗکھو بڈلو یام نانکُن پیغام بوٗز

گمرہو لُب راسگارۍ ، راست گارُن یار آو

نورِ نانک جلوہ ماران ظلمتس ہیتھ سوتان !

زخمیا! راتژن گٹہ منز سریہ ہیتھ سالار آو